42

أربعون حديثا في الأكل والشرب

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین اکل وشرب



تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
نضّر اللہ امرأً سمع منّا شیئًا فبلّغه کما سمعه

42
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حدیثًا
فی آداب الأکل والشرب

اربعینِ آدابِ اکل وشرب

تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ آدابِ اکل وشرب

تألیف: ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ [الجمعة : 2]- وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ"[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) 1

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهٗ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ 2

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

1 العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

2 تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اوراسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَعُوْنَ فِي آدابِ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشرسب کواجر جزیل عطا فرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ!

بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھانا کھانا

حدیث 1

((عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِى لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .)) [1]

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان (اپنے لیے) حلال سمجھتا ہے۔''

دائیں ہاتھ اور سامنے سے کھانا

حدیث 2

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِى سَلَمَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ: ادْنُ يَا بُنَىَّ، وَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ .)) [2]

---

[1] سنن أبوداؤد، كتاب الأطعمة، رقم:3766۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح البخارى، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، رقم: 5376، صحيح مسلم، كتاب الاشربة، آداب الطعام والشراب، رقم:599، سنن ترمذى، ابواب الأطعمة، رقم:1857 واللفظ له .

''اور سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس وقت آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بچے! قریب آجاؤ، بسم اللہ پڑھ، اور اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ بھول جائے تو کیا کہے؟

حدیث 3

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.))[1]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک (کھانا) کھانے لگے اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو ''بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ'' پڑھ لے یعنی کہ ''اس کھانے کے شروع اور آخر میں میں اللہ کا نام لیتا ہوں۔''

کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۟ؕ﴾ (النمل: 60)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(کیا یہ معبودانِ باطلہ بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جس

---

[1] شمائل الترمذی: 28:1، سنن أبوداؤد، كتاب الأطعمة، رقم: 3767، مستدرك حاكم: 108/4۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمھارے لیے آسمان سے پانی اتارا؟ پھر ہم نے اس سے ایسے پر رونق باغ اگائے جن کے درخت اگانے کی تمھیں قدرت نہ تھی، کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بلکہ (یہ) وہ لوگ ہیں جو (غیر اللہ کو اللہ کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔''

حدیث 4

((وَعَنْ سِنَانَ ابْنِ سَنَّةَ الْاَسْلَمِيّ ، صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ ، لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ .))[1]

''اور حضرت سنان بن سنۃ اسلمی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والے کو صابر روزہ دار کے برابر اجر ملتا ہے۔''

اللہ عزوجل شکر ادا کرنے والوں سے خوش ہوتا ہے

حدیث 5

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا .))[2]

---

[1] سنن ابن ماجة ، باب من قال: الطاعم الشاكر كالصائم للصابر ، 1765 ، سلسلة الصحيحة ، رقم :655 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب الذكر والدعاء ، باب استحباب حمد الله تعالىٰ ، بعد الاكل والشرب ، رقم:2095 ، سنن ترمذى ، ابواب الاطعمة ، رقم 1816 ، شرح السنة للبغوى ، رقم :2826 ، مسند احمد:117,100/3 .

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی سے راضی ہوتا ہے جو صرف ایک لقمہ کھائے یا ایک گھونٹ پانی پیئے تو اس پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شکر یہ ادا کرے۔''

بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانے سے برکت

حدیث 6

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ .))[1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ایک اعرابی آیا، اور اس نے دو لقمے اس میں سے کھائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص بسم اللہ کہتا تو کھانا تمہارے لیے پورا ہو جاتا۔''

بسم اللہ نہ پڑھ کر کھانا کھانے سے شیطان ساتھ کھاتا ہے

حدیث 7

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ

[1] سنن ترمذی، رقم: 1885، سنن ابو داؤد، رقم: 3767، سنن ابن ماجه، رقم: 3264، مسند احمد: 2576، سنن الدارمی، رقم: 2020، جمع الفوائد، رقم: 5462۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرْ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ، أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ.)) [1]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام ذکر کرے تو شیطان اپنے رفقاء کو کہتا ہے، تمہارے لیے نہ رات کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا ہے۔ اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات گزارنے کی جگہ میسر آ گئی، اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے، تمہیں رات کا کھانا بھی مل گیا۔''

حدیث 8

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ، فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا، وَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَجَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِي

[1] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، رقم: 5262، سنن ابو داؤد، رقم: 3765، سنن ابن ماجه، رقم: 3887، جمع الفوائد: 5465، مسند احمد، رقم: 14688.

يَدِى مَعَ أَيْدِيهِمَا .))[1]

''اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر ہوتے تو ہم ہاتھ نہ ڈالتے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا فرماتے اور اپنا ہاتھ کھانے میں رکھتے۔ ایک بار ہم آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر تھے۔ پس ایک لڑکی آئی گویا اس کو کوئی زور سے لا رہا ہے، تاکہ کھانے میں ہاتھ ڈالے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ پھر ایک دیہاتی آیا گویا اس کو زور سے دھکیلا جا رہا ہے تاکہ وہ کھانے میں ہاتھ ڈالدے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کھانے میں شامل ہو جاتا ہے۔ جس پر اللہ کا نام لیا نہ جائے۔ اور وہ اس لڑکی کو لایا تاکہ اس کے ذریعے کھانے میں شامل ہو۔ تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ پھر وہ اس اعرابی کو لے کر آیا تاکہ اس کے ذریعے شامل ہو۔ تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑا۔ مجھے اللہ کی قسم! جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے، شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔''

بسم اللہ پڑھ کر پئیں اور تین سانس لے کر پئیں

حدیث 9

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَشْرَبُ فِى ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، إِذَا أَدْنَي الْإِنَاءَ إِلَى فِيْهِ سَمَى اللّٰهَ ، فَإِذَا أَخَّرَهٗ حَمِدَ اللّٰهَ ، يَفْعَلُ

---

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الأطعمة، رقم :3766 واللفظ لهٗ، مسند احمد، رقم: 22864، صحيح مسلم، رقم:3017، جمع الفوائد، رقم :5460.

ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .))[1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس کے ساتھ پیتے تھے۔ جب برتن کو منہ کی طرف کرتے تو بسم اللہ کہتے، اور جب منہ سے ہٹاتے تو الحمد للہ کہتے تھے۔ اور تین بار ایسا کرتے تھے۔''

تین سانسوں میں پانی پینے کی فضیلت

حدیث 10

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ: اِنَّهُ اَرْوَى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ، قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا .))[2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور ارشاد فرماتے: اس طرح خوب سیری ہوتی ہے، پیاس اچھی طرح بجھتی ہے اور بیماری سے نجات ملتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں بھی کوئی چیز پیتے ہوئے تین سانس لیتا ہوں۔''

میزبان کے گھر دعا کرنا

حدیث 11

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى اَبِي،

---

[1] طبرانی اوسط، رقم: 2028۔ جمع الفوائد، رقم: 5580، وفيه عتيق بن يعقوب وهو أحد رواة الموطا عن مالك الموطا في حياة مالك، وبقية رجاله رجال الصحيح.

[2] صحيح مسلم، كتاب الأشربة، رقم: 5287.

قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. قَالَ: شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي، وَهُوَ فِيهِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ: إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ -ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ فَقَالَ أَبِي: وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: أُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے ہاں ٹھہرے اور ہم نے آپ کو کھانا اور برنی کھجور، پنیر اور گھی کا حلوہ پیش کیا، آپ نے اس سے کھایا، پھر آپ کو خشک کھجوریں پیش کی گئیں، آپ انہیں کھا رہے تھے اور گٹھلی اور انگلیوں، شہادت کی انگلی اور درمیان انگلی کے درمیان رکھ کر پھینکتے تھے، شعبہ کہتے ہیں، میرے خیال میں ان شاء اللہ دو انگلیوں سے گٹھلی پھینکنا اس حدیث میں موجود ہے، پھر آپ کے پاس مشروب لایا گیا، آپ نے اس سے پی کر بعد میں دائیں والے کو دے دیا تو میرے باپ نے سواری کی لگام پکڑ کر آپ سے درخواست کی، ہمارے لیے اللہ سے دعا فرمائیے، آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ ان کو جو کچھ دیا ہے، اس میں برکت فرما، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

روزہ افطار کروانے والے کو یہ دعا دیں

حدیث 12

((وَعَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَجَاءَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الأشربة، رقم: 5328.

بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے گھر میں یہ دعا کی تھی: ''تمہارے ہاں روزہ داروں نے افطاری کی، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ (جس کی وجہ سے) فرشتوں نے تمہارے لیے دعا کی۔''

تین چیزوں کو رد نہ کرو

حدیث 13

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ.)) [2]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ردّ نہیں کرنی چاہئیں۔ تکیہ، تیل اور دودھ۔''

کسی کو پانی پلانے کی فضیلت

حدیث 14

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَنزِعُ فِي حَوْضِي، حَتَّى إِذَا مَلَأْتُهُ لِأَهْلِي وَرَدَ عَلَيَّ الْبَعِيرُ لِغَيْرِي فَسَقَيْتُهُ، فَهَلْ لِي فِي

---

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الأطعمة، رقم: 3854۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذي، ابواب الأدب، باب في كراهية ردّ الطيب، رقم: 2790، المعجم الكبير للطبراني: 258/12، مصابيح السنة للبغوي: 2241، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم: 691.

ذٰلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِیْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ.)) [1]

''اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کنوئیں سے پانی نکال کر حوض میں ڈالتا ہوں اور جب اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے حوض بھر لیتا ہوں تو میرے اونٹوں کے علاوہ کوئی دوسرا اونٹ بھی آجاتا ہے۔ میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں، کیا میرے لیے کوئی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر زندہ جگر رکھنے والے کو پانی پلانے کا اجر ہے۔''

کھانے پینے میں اسراف سے اجتناب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۳۱﴾ (الاعراف: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث 15

((وَعَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعیب عن أبیه، عن جده؛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا فِیْ غَیْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِیْلَةٍ.)) [2]

---

[1] مسند احمد: 222/2، رقم: 7075۔ شیخ شعیب نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

[2] سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، رقم: 2559، سنن ابن ماجة، رقم: 3605۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو اور پہنو لیکن اسراف نہ کرو اور تکبر نہ کرو۔''

صرف جینے کے لیے کھاؤ

حدیث 16

((وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وقَالَتْ: مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ . قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ: أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدُّنْيَا، وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ .)) [1]

''اور مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں سیر ہو کر کھانا کھاؤں۔ پھر فرمایا میں رونے کو روکنا چاہتی ہوں لیکن رو پڑتی ہوں۔ میں نے پوچھا: اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمانے لگیں: مجھے اپنے اوپر گزرا ہوا وہ حال اور وقت یاد آ جاتا ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے جدا ہوئے تھے۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت سیر ہو کر نہیں کھایا۔''

حدیث 17

((وَعَنْ مِقْدَامَ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم:2356، وقال: حديث حسن صحيح، التعليق الرغيب:109/4، مختصر الشمائل، رقم:128.

يَـقُـولُ: مَـا مَلَأَ آدَمِـيٌّ وِعَـاءً شَـرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُـقِـمْـنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ.))[1]

''اور سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے کوئی برتن نہیں بھرا جو زیادہ برا ہو، پیٹ بھرنے سے، ابن آدم کے لیے چند لقمے کافی ہیں۔ جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں اگر زیادہ ضرورت ہوتو پیٹ کا تیسرا حصہ طعام کے لیے۔ ایک حصہ پینے کے لیے۔ ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لیے ہونا چاہیے۔''

دودھ پینا سنت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ﴾ (النحل : 66 تا 68)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بے شک تمھارے لیے چوپایوں میں بھی عبرت (غور وفکر کا سامان) ہے۔ ہم تمھیں پلاتے ہیں اس سے جو ان کے پیٹوں میں ہے، گوبر اور لہو کے بیچ سے خالص دودھ، پینے والوں کے لیے آسانی سے (حلق میں) اتر جانے والا ہے۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے کچھ پھل وہ ہیں جن سے

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2380، سنن ابن ماجه، رقم: 3349، مسند احمد، رقم: 16735۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تم نشہ (آور شراب) اور اچھا رزق حاصل کرتے ہو۔ بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں۔ اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ تو پہاڑوں میں گھر (چھتے) بنا اور درختوں میں اور ان میں، جو لوگ چھپر بناتے ہیں۔''

حدیث 18

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدْحِي هٰذَا، الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ، وَالْمَاءَ، وَاللَّبَنَ.)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالے میں ہر قسم کا مشروب، پانی، نبیذ، شہد اور دودھ پلایا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مشروب

حدیث 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: الْحُلْوُ الْبَارِدُ.)) [2]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں جو سب سے زیادہ پسند تھی وہ ٹھنڈا میٹھا شربت تھا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب اباحة النبيذ الذى لم يشتد، رقم:5237، مستدرك حاكم:105/4، اخلاق النبى ﷺ لأبى الشيخ، ص:240.

[2] سنن الترمذى، ابواب الاشربة، باب أي الشراب كان أحب إلى رسول الله ﷺ، رقم: 1895 المشكاة، رقم:4282، مختصر الشمائل، رقم: 175، سلسلة الصحيحة، رقم:3006.

مچھلی کھانا

حدیث 20

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أَبِیْ عُبَیْدَةَ فِیْ سَرِیَّةٍ، فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا، فَنَهَانَا أَبُوْعُبَیْدَةَ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؛ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، كُلُوْا! فَأَكَلْنَا مِنْهُ أَیَّامًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ ﷺ: إِنْ كَانَ بَقِیَ مَعَكُمْ شَیْءٌ فَابْعَثُوْا بِهِ إِلَیْنَا.))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی امامت میں ایک سریہ میں بھیجا۔ راستے میں ہمارا کھانا ختم ہوگیا۔ اس دوران ہمیں ایک مچھلی ملی جسے دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اسے کھانا چاہا مگر امیر لشکر نے منع کر دیا۔ پھر وہ کہنے لگے: ہم رسول اللہ ﷺ کے فرستادہ ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں لہٰذا کھاؤ۔ پس ہم نے کئی روز تک وہ مچھلی کھائی۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس میں سے کچھ گوشت بچا ہے تو ہمیں بھی بھجوا دو۔''

مومن کا جوٹھا کھانا پینا

حدیث 21

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَخَالِدُ

[1] سنن النسائی، کتاب الصید والذبائح، رقم: 4354۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بْـنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَائَتْنَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ ، فَقَالَ لِي: الشَّرْبَةُ لَكَ ، فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا ، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ" وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ" وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ .)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں، میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے، تو وہ ہمارے لیے ایک برتن میں دودھ لائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ نوش فرمایا، میں اس وقت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور خالد بن ولید بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے ابن عباس) دودھ پینے کا تیرا حق ہے، اگر تو چاہے تو اپنی باری خالد کو دے دے، تو میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے پر کسی کو بھی اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائیں تو اس شخص کو چاہیے کہ یوں کہے: ''کہ اے اللہ! اس کھانے میں ہمارے لیے برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھانا عطا فرما'' اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ نصیب

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، باب ما يقول اذا اكل طعاماً، رقم:3455، مسند احمد بن حنبل:225,220/1۔ الشیخ الامام احمد شاکر فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح اور محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔ طبقات ابن سعد :397/1.

فرمائے اسے چاہیے کہ یوں کہے: ''کہ اے اللہ! اس دودھ میں ہمارے لیے برکت فرما، اور ہمیں اس سے زیادہ مرحمت فرما۔'' پھر راوی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دودھ کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کی جگہ کفایت کر سکے۔''

رسول اللہ ﷺ کھجوروں اور پانی پر گزر بسر کرتے

حدیث 22

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ؛ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَآءُ .))[1]

''اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ہم آل محمد ﷺ مہینہ بھر ٹھہرے رہتے، آگ نہ جلاتے، ہمارے پاس صرف کھجوریں اور پانی ہوتا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شدتِ بھوک برداشت کرتے

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ .))[2]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6458، صحیح مسلم، کتاب الذهد، رقم:7449.

[2] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2371، سلسلة الصحیحة، رقم: 1615.

''اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدتِ بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے ایک ایک پتھر دکھائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے دو پتھر دکھائے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اندازِ ضیافت

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُوبَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَابَكْرٍ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟ قَالَ: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا۔ أَوْ قَالَ تَخَيَّرُوا۔ مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ

يَـوْمَ الْـقِيَـامَةِ، ظِلٌّ بَارِدٌ، وَرُطَبٌ طَيِّبٌ، وَمَاءٌ بَارِدٌ. فَانْطَلَقَ أَبُـو الْهَيْثَـمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ. قَـالَ: فَـذَبَـحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَـلْ لَكَ خَـادِمٌ؟ قَـالَ: لَا قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا. فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِـرَأْسَيْـنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْتَرْ مِنْهُمَا، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْـمُسْتَشَـارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَـوْصِ بِـهِ مَعْرُوفًا. فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ. مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تَـعْتِـقَهُ، قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الـلّٰـهَ لَـمْ يَبْـعَـثْ نَبِيًّـا وَلَا خَـلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِـالْـمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا، وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ.)) [1]

''اورسیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے باہر نکلے جس وقت آپ کہیں نہیں نکلتے تھے اور نہ آپ کو کوئی شخص اس وقت ملتا تھا، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! تجھے کونسی چیز یہاں لے آئی ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے، آپ کا چہرہ مبارک دیکھنے اور آپ کو سلام کہنے نکلا ہوں۔ ابھی زیادہ دیر نہ ٹھہرے تھے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] سنن الترمذی، ابواب الزهد، رقم: 6923، الادب المفرد للبخاری: 256/1، سلسلة الصحيحة، رقم: 1641.

ان سے پوچھا: ''عمر تمہیں کونسی چیز لے آئی ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھوک نکال لائی ہے۔ فرمایا: بھوک تو میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔'' پھر تینوں ہی ابو الہیثم بن تیہان الانصاری کے گھر کی طرف چلے گئے۔ ابو الہیثم کا کھجوروں کا باغ اور بہت سی بکریاں تھیں، مگر ان کے پاس کوئی خادم نہ تھا۔ (جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو) ابو الہیثم گھر میں موجود نہیں تھے۔ آپ نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ ''تمہارا خاوند کہاں ہے؟'' تو وہ کہنے لگی۔ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ ابو الہیثم پانی کا ایک مشکیزہ اٹھائے ہوئے آ گئے اور مشکیزہ رکھتے ہی رسول اللہ ﷺ سے چمٹ گئے اور کہنے لگے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! پھر وہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو ساتھ لے کر باغ میں چلے گئے۔ وہاں اس نے ان کے لئے ایک چٹائی بچھا دی اور خود کھجور کے ایک درخت کی طرف گئے تو وہاں سے ایک خوشہ لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ان میں تر کھجوریں اتار کر کیوں نہیں لائے ہو؟ پورا خوشہ لے آئے ہو؟ تو وہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ آپ اپنی پسند کی تر اور ڈوڈی کھجوریں بھی کھالیں۔ چنانچہ ان تینوں نے کھجوریں کھائیں اور مشکیزہ سے پانی لیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے متعلق تم سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا، ٹھنڈے سائے، تر اور پاک عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ ابو الہیثم ان کے لیے کھانا تیار کرنے کو جانے لگے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔'' تو اس نے ان کے لیے سال سے کم عمر کی بھیڑ، یا بکری ذبح کی اور (تیار کر کے) ان کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس

کوئی خادم ہے؟ عرض کیا نہیں، ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا۔'' بعدازاں نبی اکرم ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے جن سے زائد ایک بھی نہ تھا۔ تو سیدنا ابو الہیثم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس پہنچے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ان میں ایک پسند کرلو۔'' تو انہوں نے کہا: آپ خود ہی میرے لیے پسند فرمائیں، فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ اسے پکڑ لو، کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔'' ابو الہیثم رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے پاس جا کر اس کو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کہ ''اس کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔'' کی خبر دی تو وہ کہنے لگی: تم رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو تب ہی پورا کر سکتے ہو جب کہ تم اسے آزاد کر دو۔ وہ فرمانے لگے: یہ آزاد ہے۔ (جب اس کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ملی تو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ ہی کوئی خلیفہ مقرر کیا ہے مگر اس کے دو قابل اعتماد دوست ہوتے ہیں۔ ایک دوست اسے نیکی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے، اور دوسرا دوست اس کے نقصان میں کمی نہیں کرتا، جو برے دوست سے بچ گیا وہ یقیناً شر سے بچ گیا۔''

کھانا کھلانے کی فضیلت

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَصَابَنِي الْجَهْدُ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُهُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ؟ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ

اللّٰهِ ﷺ ، فَذَهَبَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ ، ضَيْفُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَّخِرِيهِ شَيْئًا ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِي إِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ ، قَالَ فَإِذَا أَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَيْ فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ ، وَنَطْوِي بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ ، فَفَعَلَتْ ، ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ، أَوْ ضَحِكَ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بہت بھوک لگی ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروں میں آدمی بھیجا لیکن کھانے کی کوئی چیز نہ ملی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی ہے جو اسے آج کی رات اپنا مہمان بنائے؟ اللہ اُس پر رحم فرمائے گا۔ انصار سے ایک آدمی (حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ! میں انہیں اپنا مہمان بناتا ہوں۔ چنانچہ وہ شخص (یعنی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) اسے اپنے ساتھ لے گئے اور اپنی بیوی (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا) سے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے، گھر میں موجود کسی بھی چیز سے اسے محروم نہ رکھنا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، واللہ! بچوں کے کھانے کے علاوہ ہمارے گھر میں کوئی چیز نہیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ جب بچے رات کو کھانا مانگیں تو انہیں (کسی طرح) سُلا دینا اور آتے جاتے چراغ بجھا دینا، آج رات ہم دونوں کچھ نہیں کھائیں گے۔ (تاکہ مہمان سیر ہو کر کھا لے) حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ صبح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ

[1] صحيح بخاری ، كتاب التفسير ، رقم :4889.

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے تمہارے طرزِ عمل کو پسند فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو تم دونوں پر ہنسی آئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بعض لوگ دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ خود اس کے کتنے ہی حاجت مند ہوں۔'' (سورہ حشر، آیت:9)

حدیث 26

((وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيُرَبِّيْ لِأَحْدِكُمْ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ أَوْ فَصِيْلَهٗ، حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ أُحُدٍ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری ایک کھجور یا ایک لقمہ کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم سے کوئی اپنے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتی کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔''

حدیث 27

((وَعَـنْ عَبْـدِالـلّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُعْبُدُوْا الـرَّحْـمٰـنِ، وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ، وَافْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] مسند احمد: 251/6۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

[2] سنن الترمذی، رقم: 1855۔ ابن ماجہ، رقم: 3694، مسند احمد، رقم: 6809، سنن دارمی، رقم: 2081۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام کی اشاعت کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ معاشرت

حدیث 28

((وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَاصٍ يَقُوْلُ: إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ هَرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، لَقَدْ رَأَيْتَنِيْ أَغْزُوْنِيْ الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ ، حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ ، وَأَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنَنِيْ فِيْ الدِّيْنِ . لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ .))[1]

''اور قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں، میں نے سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: بلاشبہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں خون بہایا، اور پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا، میں خود کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں جہاد کرتا ہوا دیکھ رہا ہوں، ہم جھاڑیوں کے پھل اور کیکر کے پتے کھا کر گذارہ کرتے تھے، یہاں تک کہ ہمارے جبڑے زخمی ہو جاتے، اور ہمارا ہر فرد بکری اور اونٹ کی طرح مینگنیاں کرتا تھا۔ اب بنو اسد دین

[1] صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابة ، باب مناقب سعدبن ابی وقاص ، رقم : 3728، وکتاب الاطعمة ، رقم : 5412، وکتاب الرقاق ، رقم 6543، صحیح مسلم ، کتاب الزھد ، رقم :7433.

کے بارے میں مجھ پر طعن کرتے ہیں۔ (اگر یہ سچ ہے تو) تب تو میں خائب و خاسر ہوا اور میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے۔ (مگر ایسے ہرگز نہیں ہوسکتا۔)''

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زہد وقناعت

حدیث 29

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ.)) [1]

''اور حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا ڈرایا گیا کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا، اور مجھے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جتنی تکلیفیں دی گئیں اتنی کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ مجھ پر تیس تیس دن رات ایسے گذرے کہ میرے اور بلال کے پاس اتنا کھانا نہ ہوتا جو کوئی جاندار کھا سکے بجز اس تھوڑے سے کھانے کے، جو بلال کی بغل میں چھپا ہوا ہوتا تھا۔''

حدیث 30

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قَالَ

---

[1] سنن الترمذي، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2472، سنن ابن ماجه، المقدمة: رقم: 151، صحيح ابن حبان، رقم: 182۔ محدث البانی اور ابن حبان رحمہما اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيْدِيْ .))❶

''اورسیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کبھی صبح اور شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت اکٹھا نہیں دیکھا گیا مگر جبکہ اور لوگ (مثلاً مہمان وغیرہ) ساتھ شامل ہوں۔ عبداللہ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک ضَفَفٌ کا معنی ہاتھوں کا زیادہ ہونا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بُھنا ہوا گوشت پسند فرماتے

حدیث 31

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ أَحَبُّ الْعُرَاقِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عُرَاقَ الشَّاةِ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ، قَالَ: وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ .))❷

''اورسیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہڈی میں سے بکری کی ہڈی پسند تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنے ہوئے جانور کا بازو بھی پسند تھا۔ اور آپ کو زہر بھی بھنے ہوئے بازو میں ملا کر دیا گیا تھا۔''

زیتون بابرکت کھانا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ

---

❶ مسند احمد بن حنبل:270/3، صحيح ابن حبان:92,93/8 ، طبقات ابن سعد:404/1، اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم لأبی الشیخ ، ص:300، مجمع الزوائد : 20/5۔ ہیثمی نے کہا کہ اسے احمد اور ابویعلی نے بیان کیا ہے اور ان کے راوی صحیح بخاری کے ہیں۔

❷ سنن ابـو داؤد، كتـاب الأطعمة، رقم :3780، مسـند احمد، رقم :3768، جمع الفوائد، رقم :5535، سلسلة الصحيحة، رقم :2055.

الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۫﴿۴﴾ ﴾ (التين : 1-4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے انجیر کی! اور زیتون کی! اور طور سینین کی! اور اس امن والے شہر کی! بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ .)) [1]

''اور امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم زیتون کا تیل (اپنے کھانے میں ملا کر) کھاؤ اور اس کی (اپنے جسم پر) مالش کرو، کیونکہ یہ بابرکت درخت (کا پھل) ہے۔''

پرہیزی کھانا کھانا

حدیث 33

((وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ . قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ . قَالَ: فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ مِنْ

[1] سنن الترمذى، ابواب الاطعمة، باب فى اكل الزيت، رقم :1851، سنن ابن ماجه، كتاب الاطعمة، رقم : 1319، مستدرك حاكم:22/2 وقال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، مصنف عبدالرزاق:422/10.

هَذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ .))❶

''اورسیدہ ام المنذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے ہاں کچی کھجوروں کے کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ! تم (ابھی ابھی بیماری سے صحت یاب ہونے کی وجہ سے) کمزور ہو، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے لگے، سیدہ ام المنذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس سے کھاؤ، یہ تیرے لیے زیادہ موافق ہے۔''

ثرید تمام کھانوں سے بہتر ہے

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ .))❷

''اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسے ہے جیسا کہ ثرید کی تمام کھانوں پر۔''

❶ سنن الترمذی، ابواب الطب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، رقم :2037، سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الحمية، رقم :3856، سنن ابن ماجه، کتاب الطب، باب فی الحمية، رقم :3442، مسند احمد بن حنبل364,363/6۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح البخاری، کتاب الأطعمة، باب الثريد، رقم :5418، و کتاب الانبياء، باب وَضَرَبَ اللهُ مثلاً......، صحيح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل خديجة رضی اللہ عنہا، رقم:6272، سنن الترمذی، ابواب الاطعمة، رقم :1834، وقال: هذا حديث حسن صحيح، سنن نسائی: کتاب عشرة النساء:3957/4۔ سنن ابن ماجه: کتاب الاطعمة، رقم :3280، مسند احمد بن حنبل:409,394/4.

پانی یا دودھ پلاتے وقت دائیں طرف سے ابتدا کریں

حدیث 35

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقٰی فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً لَنَا ، ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَآءِ بِئْرِی هَذِهِ قَالَ: فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِیٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَعْرَابِیَّ وَتَرَكَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ: فَهِیَ سُنَّةٌ ، فَهِیَ سُنَّةٌ ، فَهِیَ سُنَّةٌ .)) [1]

’’اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری دوہی، پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملایا ابوبکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف، عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پی کر فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں آپ کی توجہ ابوبکر کی طرف کرنا چاہتے تھے۔ پس آپ نے پینے کے لیے اعرابی کو برتن پکڑا دیا اور ابوبکر وعمر کو چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا: دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔‘‘

[1] صحیح مسلم، کتاب الأشربة، رقم: 5291، صحیح بخاری، کتاب الهبة، رقم: 2571.

آب زم زم کو کھڑے ہو کر پینا

حدیث 36

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.)) [1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آبِ زم زم کھڑے ہو کر پیا۔''

کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں

حدیث 37

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: مَنْ آكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [2]

''اور حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھایا اور یہ دعا پڑھی: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ'' ''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے کھلایا اور کسی طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔'' اس کے سارے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

[1] شمائل ترمذی، رقم: 32-1، صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم: 1637، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، رقم: 5228.

[2] سنن ابن ماجه، کتاب الاطعمة، باب مايقال اذا فرغ من الطعام، رقم: 3285- محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِی أَیُّوبَ الْأَنْصَارِیِّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَ وَسَقَی وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا .)) ❶

''اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے یا پانی پیتے تو یہ دعا کرتے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَ وَسَقَی وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَـهُ مَخْـرَجًا'' ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے کھلایا اور سیراب کیا اور نگلنے کے لائق کیا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔''

حدیث 39

((وَعَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ حَـدَّثَـهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَـمَـانَ سِنِیْنَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ إِذَا قُرِّبَ إِلَیْهِ طَـعَـامُـهُ يَـقُـوْلُ: بِـاسْـمِ الـلّٰهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَطْـعَـمْـتَ وَسَـقَیْتَ ، وَأَغْنَیْتَ وَأَقْنَیْتَ ، وَهَدَیْتَ وَاجْتَبَیْتَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا أَعْطَیْتَ .)) ❷

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہما کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے اُس خادم نے یہ حدیث بیان کی جس نے آٹھ سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی۔ جب کھانا آپ ﷺ کے قریب لایا جاتا تو میں نے سنا آپ ﷺ ''بسم اللہ'' پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ''اَلـلّٰـهُـمَّ أَطْـعَـمْـتَ

❶ سنن أبوداؤد، كتاب الأطعمة، رقم :3851، سلسلة الصحيحة، رقم :2061.

❷ مسند أحمد، 62/4، رقم :16595، الأذكار : 597/2، فتح الباری: 494/9- حافظ ابن حجر نے اسے ''صحیح'' اور علامہ نووی نے ''حسن'' کہا ہے۔

وَسَقَيْتَ، وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ، وَهَدَيْتَ وَاجْتَبَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا أَعْطَيْتَ" ''یا اللہ! تو نے ہمیں کھلایا، تو نے ہمیں پلایا تو نے غنی بنایا تو نے ہی دولت عطا فرمائی تو نے ہمیں ہدایت دی، تو نے ہمیں زندگی عطا فرمائی۔ یا اللہ! جو نعمتیں آپ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں، ان پر تیری ہی تعریف ہے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.)) [1]

''اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے کہ: ''الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا'' ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریفیں، پاکیزہ اور برکت والی! اے اللہ! ہمارے رب! نہ ہم اسے چھوڑ سکتے ہیں نہ اس سے مستغنی ہو سکتے ہیں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحیح البخاری، کتاب الاطعمة ، باب ما یقول اذا فرغ من طعام، رقم : 5458، سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 356، سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، رقم :3849، سنن ابن ماجه، رقم : 3284 ، عمل الیوم واللیلة للنسائی ، ص: 263، شرح السنة للبغوی، رقم :2822، مسند احمد بن حنبل:268,261,256,252/5 .

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم .

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ .

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة .

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ .

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت .